جلد ۲ | ۱۱ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ | ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۰۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمدللہ

آج نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قاضی سعید احمد صاحب ابن قاضی امیر حسین صاحب مرحوم کا نکاح محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ بنت سید عبداللطیف صاحب چیف انسپکٹر بیت المال کے ساتھ ایکہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ہندوستان کی فوجیں حیدر آباد پر چڑھائی کے لئے تیار کھڑی ہیں

پنڈت نہرو کیطرف سے اعلانِ جنگ کی آخری دھمکی

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر حکومتِ نظام نے حکومتِ ہند کو اپنی فوج دوبارہ سکندر آباد بھیجنے کی اجازت نہ دی۔ تو ہندوستان کی فوجیں حیدر آباد پر چڑھائی کر دینگی۔ حکومتِ نظام نے ہندوستانی حکومت کے اس مطالبہ کا تاحال کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ البتہ ان کے اس مراسلہ کی رسید بھیجدی ہے۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ شاید جواب بھی ارسال کیا جائے۔ حیدر آباد سے برطانوی اور امریکی باشندوں کو نکالنے کا کام آج صبح سے شروع ہے۔ امید ہے آج رات تک تمام برطانوی اور امریکی باشندوں کو ریاست سے نکال لیا جائیگا۔ ان باشندوں کو نکالنے کے سوال پر گذشتہ بدھ کو برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور انگلستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مین کے درمیان بات چیت ہوئی تھی۔ پتہ چلا ہے۔ مسٹر کرشنا مینن اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس نئی دہلی آرہے ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نظام دکن کے ایجنٹ جنرل مقیم لندن نے امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اپنے اثر سے کام لے کر حیدر آباد کے جھگڑے کو طے کرانے کی کوشش کریں۔ صدر ٹرومین نے نظام حیدر آباد کو جواب ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان نے اس سلسلے میں ان سے کوئی درخواست نہیں کی ہے۔ اس لئے ان کی مداخلت چنداں مفید ثابت نہیں ہو سکتی صدر ٹرومین نے اپنا جواب حکومتِ ہند کی معرفت ارسال کیا ہے کہ تا اگر حکومتِ ہند کو انکی مداخلت پر اعتراض نہ ہو تو انہیں مطلع کر دے لیکن حکومتِ ہند نے صدر ٹرومین سے مداخلت کی کوئی درخواست نہیں کی۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومتِ نظام نے حکومتِ ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ گوڈر پر ہندوستانی فوجوں کے حملے کے دوران میں حیدر آباد کے جن باشندوں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں فوراً رہا کر دیا جائے۔

* وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین بھی شامل ہوئے آج رات خواجہ شہاب الدین لاہور سے پشاور روانہ ہو رہے ہیں۔

یو۔ پی میں سیلاب ہولناک صورت اختیار کر گیا

لکھنؤ ۸ ستمبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی قمطراز ہے کہ یو۔ پی میں سیلاب ایسی خوفناک صورت اختیار کر چکا ہے کہ گذشتہ سیلابوں میں سے ہولناک سے ہولناک سیلاب بھی اسکے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتا ہزارہا مربع میل کا زرخیز زمین علاقہ تباہی کی نذر ہو گیا ہے بنارس غازی پور اور بلیا کے اضلاع میں تازہ ترین اطلاع کیمطابق ۴ ہزار گاؤں سیلاب کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ اور ہزار کے قریب دیہات اسطرح صاف ہو گئے ہیں کہ انکا نام و نشان باقی نہیں رہا۔

برما کی اندرونی حالت اتنی خراب نہیں جتنی کہ ظاہر کیجا رہی ہے (اداوے تھن)

کراچی ۱۰ ستمبر پاکستان میں برما کے سفیر مسٹر او پے تھن نے کہا ہے کہ برما کی اندرونی حالت اتنی خراب نہیں ہے۔ جتنی بیرونی دنیا کے اخبار ظاہر کر رہے ہیں آپ نے رنگون سے واپس کراچی آتے ہوئے ایک بیان میں بتایا کہ اگرچہ دوسرے علاقوں میں گڑبڑ پائی جاتی ہے لیکن رنگون میں امن ہے اور کام کاج معمول کے مطابق انجام پا رہا ہے نیز حکومتِ برما کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت کی فوجوں نے رنگون کے شمال مغرب میں پروم کے اہم ترین شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ پروم پر حکومتی فوجوں کے قبضے سے کمیونسٹ باغیوں کو شدید نقصان پہنچا ہے برما میں ان کی تنظیم . . . . . اور جنگی تیاریوں کا یہ سب سے بڑا مرکز تھا۔

سرینگر میں پاکستان کی حمایت میں کشمیر کمیشن کے روبرو مظاہرے

راولپنڈی ۱۰ ستمبر سرینگر میں آزاد کشمیر حکومت کے خفیہ ہیڈ کوارٹر سے اطلاع آئی ہے کہ سرینگر میں کشمیر کمیشن کے ارکان کے سامنے مسلمان طلباء اور طالبات نے پاکستان کی حمایت میں مظاہرے کئے۔ پولیس نے مداخلت کر کے ۱۲۷ لڑکوں اور تین لڑکیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور خواتین سے نازیبا سلوک کیا۔

حیدر آبادی وفد خفیہ پرواز کریگا؟

لندن ۱۰ ستمبر حیدر آباد کی ایک اطلاع پر یہاں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ اقوامِ متحدہ میں شامل ہونے والا حیدر آبادی وفد رات کو خفیہ پرواز کر کے کراچی پہنچے گا۔ تاکہ وہ سفر کے متعلق حکومتِ ہند کی پابندیوں کو نظر انداز کر سکے (ایسوسی ایٹڈ)

مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس

لاہور ۱۰ ستمبر حکومت پاکستان اور مغربی پنجاب کی مشترکہ مہاجرین کونسل کا دو روز کے بعد آج پھر اجلاس ہوا آج کے دونوں اجلاسوں کی مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے صدارت کی۔ پاکستان کے *

لندن میں سر محمد ظفر اللہ خاں کی آمد کا پُرشوق انتظار

لندن ۱۰ ستمبر۔ اسٹار کے سیاسی نامہ نگار کا کہنا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی متوقع آمد کی وجہ سے لندن میں بہت اشتیاق پایا جاتا ہے یاد رہے۔ چوہدری صاحب موصوف اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کیلئے پیرس تشریف لے جا رہے ہیں۔ پہلے آپ لندن جائینگے۔ اور وہاں کچھ روز قیام فرمانے کے بعد پھر پیرس روانہ ہونگے۔ انگلستان کے اخباری نمائندے منتظر ہیں کہ آپ پریس کانفرنس کے ذریعے انہیں خطاب کریں۔ اور بالخصوص مسئلہ حیدر آباد پر روشنی ڈالیں۔ نیز خیال ہے کہ آپ حکومت برطانیہ کے نمائندوں سے بھی بعض اہم امور کے بارے میں تبادلہ خیالات کرینگے (اسٹار)

عرب مہاجرین کی حالتِ زار

بیت المقدس ۱۰ ستمبر کم خوراک ملنے کی وجہ سے امله اور بلوس کے بہت سے عرب مہاجرین بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ خوراک کی کمی اور رہائش کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ تپ دق میں مبتلا ہو گئے ہیں (اسٹار)

برلن میں ہم اپنے حقوق سے دستبردار نہ ہونگے (ٹرومین)

واشنگٹن ۱۰ ستمبر آج صدر ٹرومین نے اعلان کیا کہ ہم برلن میں اپنے حقوق سے کسی صورت میں دست بردار نہیں ہونگے۔ ہم گفت و شنید کے ذریعہ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم کامیابی کی امید میں گفت و شنید کو جاری رکھینگے۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مغربی افریقہ کے متعلق دلچسپ معلومات

(از مکرم مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب خلیل نمائندہ الفضل فری ٹاؤن افریقہ)

اللہ تعالیٰ خالق ارض و سمائے ہر ملک اور ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ حالات۔ طریقِ تمدن و معاشرت بنائے ہیں۔ افریقہ جو کہ "تاریک برّ اعظم" کے نام سے موسوم ہے کے حالات خالی از دلچسپی نہ ہوں گے۔ بندہ چونکہ اسی سال اٹلی تسلی یورپ سے یہاں آیا ہے مجھے گوناں گوں حالات دریافت کرنے اور دیکھنے کا بہت شوق دامنگیر ہے حال ہی میں میرے ایک دوست نے مجھے ایک کتاب دی۔ جس میں مغربی افریقہ کے ملکوں کے مذہبی۔ ملکی۔ مسیحیت کی ترقی۔ اور لوگوں کے تمدن و معاشرت کا ذکر ہے۔ بندہ نے اس کتاب سے مندرجہ ذیل چند سطور لکھی ہیں۔

کتاب کا نام "West Africa" ہے ۱۹۳۵ء تھرڈ ایڈیشن مصنفہ چرچ مشنری سوسائٹی۔

"مغربی افریقہ میں گذشتہ سو سال سے مسیحیت کا بہت نفوذ ہو گیا ہے۔ ورنہ پہلے مذہب اسلام تھا یا بیگن تھے۔ سب لوگ ایک بالا ہستی خالق کل سب طاقتوں کا مالک الرزق کو مانتے ہیں۔ روح کے اکثر قائل ہیں۔ ہر گاؤں میں لکڑی یا مٹی کے بُت ہوتے ہیں۔ جن کے کئی نام ہوتے ہیں ان اپنی مرادیں مانگنا اُن کے آگے جھکنا اُن کا سوہے اُنکی عبادت کی جاتی ہے۔ وہ بُت ہر گھر میں اچھی جگہ پر رکھا ہوتا ہے۔ اس کی شکل انسانی سفید لباس پہنے ہوئے لبعض لوگ۔ اس کے لئے علیحدہ مکان تیار کرتے اس کے آگے کھانا رکھتے کوڑیاں اور کوکونٹ رکھتے ہیں سب سے بڑے خدا کا نام SHANGO ہے۔ اس کی شکل مردوں کی سی ہے ساتھ تین بیویاں کھڑی ہیں۔ جب کوئی مرے یا مکان گر جائے یا بھاری نقصان ہو۔ تو اس کے آگے قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ کئی سوغاتیں دیتے اور اُٹھا کر گلیوں میں لئے پھرتے سجدہ اور دُعائیں کرتے خصوصاً تیل اور خون اس کے آگے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آئندہ تکلیف نہ ہو۔ اسکے آگے بعض دفعہ زندہ انسانوں کی اور اکثر زندہ جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ تاکہ خوش رہے۔ خصوصاً فصل پکنے پر سالانہ قربانیاں کرتے کچھ آپ کھاتے کچھ اس کے آگے پھینکتے ہیں۔

جادوگری:۔ ہر گاؤں میں بعض مرد اور عورتیں جادوگر ہوتے ہیں۔ جادو تعویذ ٹونا ٹوٹکا کرنا کرانا مذہب کا بڑا حصہ ہے لفظ "جُوجُو" اکثر استعمال کرتے ہیں۔

بڑا "جُوجُو" بہت مدشکل ہوتا ہے لبعض قسم کے پتے جادو کر کے دروازوں میں لٹکاتے ہیں کہ جادو سے بچ سکیں۔ لبعض پھل اور درخت پر کاغذ باندھتے لبعض ہڈیاں رکھتے ہیں۔ جادو یہاں پولیس مَین کا کام دیتا ہے لوگ قسم کھانے سے بہت ڈرتے ہیں۔ بعث بعد الموت پر اگرچہ ایمان کم ہے مگر سب کو یقین ہے۔ کہ موت سب کا انتہا نہیں۔ اپنے مردہ اجداد کی پوجا کرتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ ہر گاؤں میں ایک Devil بناکر اس پر عجیب عجیب کپڑے پہنا کر لئے پھرتے اور اُس کو اس قدر مارتے ہیں کہ وہ جان سے مر جاتا ہے۔ انگریز کے آنے پر یہ رسم کم ہو گئی۔

زندہ درگور:۔ گاؤں میں جو بچے اندھے یا بدشکل یا جوڑا پیدا ہوں اُن کو زندہ نہیں رکھا جاتا۔ بدشگونی خیال کرتے ہوئے برتن میں رکھ کر Bad Bush جنگل میں زندہ ہی رکھ آتے اور سانپ اور دوسرے موذی جانور کھا جاتے ہیں۔ یا لبعض لوگ جو بُری متعدی امراض سے مریں اُنکو بھی جنگل میں پھینک آتے ہیں۔ مرنے پر ساری رات اور تین دن تک ناچتے ہیں۔

شادی پر رسوم:۔ ان کا خیال ہے کہ نوزائیدہ بچے اپنے اجداد کی رُوح لے کر آتے ہیں کوئی نشان جسم پر دیکھ کر جادوگر قانون بتاتا ہے کہ مثلاً فلاں گاؤں نہ جانا۔ فلاں چیز نہ کھانا۔ شراب نہ پینا۔ سیٹی نہ بجانا۔ بڑا ہونے پر جادوگر چہرے پر خاص نشان لگا دیتا ہے۔ چودہ سالہ لڑکی کی شادی کرتے ہیں۔ شادی کی عجیب و غریب رسوم ہیں۔ لڑکے کو ایک گائے یا ۵ پونڈ آجکل ۵۰ پونڈ جہیز دینا پڑتا ہے بلوغت پر اگر لڑکی انکار کرے تو جہیز واپس کرنا ہوگا۔

تعدّاد ازدواج:۔ لبعض چیفوں کی سو سو بیویاں۔ یہاں ایک انسان کی جائداد اس کی بیویاں بچے۔ مویشی غلام ہے۔ عام آدمیوں کی دو سے چھ تک بیویاں ہوتی ہیں۔ عورتیں خود کماتی ہیں۔

دفن:۔ کسی کے مرنے پر بہت سی رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ غلام نا شادی شدہ کے مرنے پر لاش کو جنگل میں پھینک دیتے ہیں قریبی رشتہ دار کی قبریں اپنے گھروں کے صحن میں ہی بنا کر دفن کر کے ساری ساری رات تین دن تک خوب ناچتے ہیں۔ لبعض عورتوں اور غلاموں کی ٹانگیں توڑ کر دفن کرتے ہیں۔ تاکہ واپس نہ آسکیں۔ استعمال کی لبعض اشیاء ساتھ دفن کرتے ہیں۔ گاؤں کا چیف مرے تو ایک سال سوگ مناتے ہیں۔ جعلی بُت پہ کفن پہنا کر خوب ناچتے گاتے پیٹتے۔ آتش زنی۔ بندوقیں چلاتے چند روز کے بعد تقسیم جائداد کرتے ہیں۔

زبانیں:۔ ہر ملک میں بیشمار مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ صرف نائیجریا کے ملک میں ۲۵۰ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ سیرالیون میں دو درجن کے قریب

اسلام:۔ شمالی صوبوں میں اکثر آبادی مسلمان ہے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کو مانتے اور عبادت کرتے ہیں۔ کفارہ اور تناسخ کو نہیں مانتے۔ مسلمان بہشت مادی شکل میں پیش کرتے رہتے ہیں (حالانکہ ہم رُوحانی مانتے ہیں) یہ جنوں کو مانتے ہیں۔ اچھے اور بُرے اعمال خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی کراتا ہے ہر مسلمان مشنری ہے۔ وہ جہاں جاتا ہے قرآن اُس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ آج سے پہلے اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا (نعوذ باللہ) غلامی کی تعلیم اسی کی ہے قرآن کی عزت کرنا ہر مسلم کا کام ہے۔ جس کو بہت کم نے دیکھا اور بہت ہی کم نے پڑھا ہے یہ ان کے نے جادو کا قائم مقام ہے وغیرہ۔ یہاں ہر سال ہزارہا لوگ بپتسمہ لے کر عیسائی بنائے جا رہے ہیں وہ دن نزدیک ہے جب لوگ افسوس سے کہیں گے کہ ہم عیسائی کیوں ہوئے۔ (اللہ تعالیٰ سب کو عیسائیت سے بچائے آمین)

کرسچن مشن سوسائٹی کی ترقی:۔ مغربی افریقہ میں گذشتہ سو سال کے عرصہ میں ہزاروں سکول لائبریریاں۔ ہسپتال اور گرجے۔ کانونٹ بنائی گئیں

غلاموں کی بڑھتی ہوئی ظالمانہ تجارت کو بند کیا۔ فری ٹاؤن کے ارد گرد بیس میل کا علاقہ چیف سے خرید کر انگریز بسائے اور ۱۵۹ گرجے صرف شہر میں بنائے رومن کیتھولک نیو ریویں صدی سے اس ملک میں کام کر رہے ہیں۔ کل تعداد ۳۰ لاکھ بتائی جاتی ہے ۱۸۹۰ء میں زندہ انسانوں کے کھانے اور زندہ درگور کرنے کی رسوم روکنے کا بل پاس کیا۔ اب بھی لبعض چیف زندہ انسانوں کو مار کر چربی استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض کھاتے ہیں۔ ہر مسیحی شخص سالانہ گرجا کو ٹیکس ادا کرتا ہے حبشیوں کو لبشپ بنایا گیا۔ اور سینکڑوں ملکی مشنری مرد عورتیں کام کر رہی ہیں۔ اس عرصہ میں کئی پادریوں دیسی عیسائیوں کو پابہ زنجیر سال سال قید کیا گیا بھوکے ننگے کر کے مارا گیا وغیرہ۔ لیکن پھر بھی عیسائیت پھیلتی گئی۔"

اللھم اید الاسلام والمسلمین والامام والمبلغین کلھم اجمعین وکسّر الصلیب تکسیراً

(نوٹ) ان حالات میں قارئین اخبار الفضل خود اندازہ لگائیں۔ کہ احمدی مبلغین کو کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ تذکرہ صفحہ ۵۵۹)

"درحقیقت یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ اور نہ کسی دل میں گزرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی جو ہماری بات پر ایمان لائے۔ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سُنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤنگا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کر دو۔ کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے وہ چاہتا ہے کہ دُنیا کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں اور بار بار شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں۔ اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائیگا جو قبل از وقت دُنیا کو سُنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جواب بھی سمجھ جائے۔"

(۱ اپریل ۱۹۰۵ء)

روزنامہ الفضل
۱ ستمبر ۱۹۴۸ء

بے جا تعصب

اخبار ریاست دہلی کے ایڈیٹر مسٹر دیوان سنگھ نے ایک ادارتی نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے کہ "پاکستان میں غیر مسلموں کے لئے کوئی جگہ نہیں"۔ اس نوٹ میں آپ ایک پادری ڈاکٹر سٹنلے ارلین سیکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی آف مصر کی تقریر کے مندرجہ ذیل ٹکڑے پر اپنی خیالی عمارت تیار کرتے ہیں۔ پادری مذکور نے کہا تھا۔

"دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں مذہب کی آزادی مفقود ہے۔ اور ان ممالک میں نہ عیسائیوں کے لئے کوئی جگہ ہے۔ اور نہ یہودیوں کے لئے۔ چنانچہ مصر۔ سیریا عراق وغیرہ میں غیر مسلموں کی یہی کیفیت ہے"۔

پادری صاحب کا یہ قول اتنا جھوٹا اور اتنا حقیقت اور واقعات کے خلاف ہے کہ شائد اتنا بڑا جھوٹ کسی نے دنیا میں کبھی بولا ہو۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ جس کا شاہد ہر کوئی کر سکتا ہے۔ کہ جن ممالک کا جناب نے نام لیا ہے۔ وہاں پادریوں کے باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ اور عیسائی اور یہودی تو کیا ہندو بھی نہائت آرام سے تجارتیں کر رہے ہیں۔ اور دولت کما کما کر گھروں کو بھیج رہے ہیں۔ مصر میں تو تقریباً تمام تجارت ہے ہی غیر مسلموں کے ہاتھ میں۔ ارمنی۔ گریک۔ اطالوی منڈیوں پر چھائے ہوئے ہیں۔

بے شک چند سالوں سے بعض اسلامی ممالک میں یہ احساس پیدا ہوا ہے۔ کہ کم سے کم تجارت میں کچھ حصہ تو مسلمانوں کو بھی لینا چاہیئے۔ اور اگر اس بیداری کے ساتھ عیسائیوں کی وہ قدر وہاں نہیں رہی۔ تو اسکی وجہ عیسائیوں کی وہ لوٹ کھسوٹ ہے۔ جو انہوں نے ان غریب ملکوں میں صدیوں تک مچائی رکھی ہے۔ پھر یہ عیسائی پادری جیسے ہیں دنیا کو ان کا حال معلوم ہے کہ بظاہر تو وہ مذہب کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ لیکن دراصل اپنے ملک کی جاسوسی کا فرض انجام دیتے ہیں۔ اس لئے اگر اسلامی حکومتیں اب ان سے کسی قدر بے اعتنائی سے پیش آنے لگی ہیں۔ تو انہیں شکایت تو ہونی ہی چاہیئے تھی۔

اسلامی ممالک میں فراخدلی نہ ہوتی۔ تو آج یورپ اس طرح ان پر چھایا نہ ہوتا۔ ٹرکی کے زوال کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اس نے عیسائیوں کو بے حد مراعات دے دی تھیں۔ ہندوستان ہی کو لے لیجیئے۔ اگر اس وقت کے حکمران تعصب سے کام لیتے۔ اور مغرب سے آنے والے عیسائیوں کو یہاں تجارتی کوٹھیاں بنانے کے اجازت نامے عطا نہ کرتے۔ تو یہاں انگریزی راج قائم ہی نہ ہوتا۔

اس بات کو بھی جانے دیجئے۔ یہ فلسطین میں شورش کس نے بپا کر رکھی ہے کیا مسلمانوں نے۔ مسلمانوں کی وہاں اکثریت تھی۔ لیکن ان کے ساتھ یہودی اور عیسائی بڑے مزے کی زندگی بسر کر رہے تھے پادری صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ عیسائیوں کی کرتوتوں پر بھی روشنی ڈالتے۔ کہ کس طرح ان عیسائی قوموں نے دنیا کے پُر امن لوگوں کو باہم دست و گریباں کر رکھا ہے۔

کیا اچھا ہوتا اگر آپ ذرا عیسائی ملکوں کا حال بھی ساتھ ہی بیان فرما دیتے وجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ کوئی عیسائی ملک ایشیائی لوگوں کا اپنے ملک میں آنا تک بھی پسند نہیں کرتا۔ مذہب تو الگ رہا۔ کیونکہ عیسائیت کے سوا مذہب کے نام سے وہ ایسے چڑتے ہیں۔ کہ اکثر عیسائی ممالک دوسرے مذہب والوں کو مشن تک بھی کھولنے نہیں دیتے۔ لیکن اسکے مقابل تو عیسائیوں کے مشن ایشیا کے تمام ملکوں میں دھڑا دھڑ کھولے جا رہے ہیں۔

ہم آزادیٔ مذہب کے قائل ہیں۔ اور ہم کو فخر ہے کہ اسلام ہی نے پہلے اس اصول کو دنیا میں پیش کیا۔ اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اور اب بھی اسلامی ممالک میں لاکھوں غیر مسلم بڑے آرام سے زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔

ہمیں پادری صاحب پر اتنا افسوس نہیں، جتنا مسٹر دیوان سنگھ پر ہے مسٹر دیوان سنگھ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اس ہندوستان پر مسلمان آٹھ صدیاں حکمران رہ چکے ہیں۔ ہندوستان کے چپہ چپہ پر ان کا اقتدار قائم تھا۔ اگر مسلمان اتنے ہی تنگ دل ہوتے جتنے کہ پادری صاحب نے بتایا ہے۔ تو یہاں غیر مسلموں کی اکثریت آج نہ ہوتی۔ ہم حیران ہیں کہ مسٹر دیوان سنگھ نے یہ کیسے لکھ دیا۔

"اسلام کی اس پچھلی تاریخی پوزیشن میں پادری مارلین کا مسلمانوں سے شکوہ کرنا لا حاصل ہے"۔

اگر مسٹر دیوان سنگھ نے مسلمان بادشاہوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو اس پادری کو خود ہی موہنہ توڑ جواب دیتے۔ مگر چونکہ آپ کو پاکستان سے فطری دشمنی ہے۔ جو محض جانبداری کی وجہ سے ہے اس لئے آپ نے پادری صاحب کے غلط بیان کو پاکستان کے خلاف زہر افشانی کے لئے استعمال کیا ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہندو افغانستان۔ ایران۔ عراق بلکہ دوسرے عرب ممالک میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ اور خوب کاروبار کر رہے ہیں پاکستان ہی میں اس لاہور شہر میں ہزاروں ہندو واپس آ کر نچنت بیٹھے مزے اڑا رہے ہیں۔ حالانکہ ان سے وفاداری کا حلف تک نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہر ایک کو جاسوس سمجھ لیا گیا ہے۔

پنڈت نہرو جوش تقریریں کئی بار پاکستان پر طنزاً "فرقہ وارانہ حکومت" کا الزام لگا چکے ہیں۔ اور انڈین یونین کو بڑے افتخار سے غیر مذہبی یا دنیادی حکومت کا خطاب دے چکے ہیں۔ لیکن انڈین یونین کا تو یہ عمل ہے۔ کہ محض خفیف سے شبہ پر بلکہ بعض دفعہ تو شبہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔ ہزاروں مسلمانوں کو مشکلات میں ڈال دیا گیا ہے اور ڈالا جا رہا ہے۔ جس ملک میں ایک طالب علم کو محض اس لئے سزا دی جاتی ہے۔ کہ اسکی کتاب میں قائد اعظم کی تصویر کیوں رکھی ہوئی تھی۔ اور اس پر یہ کیوں لکھا تھا کہ

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

وہ حکومت تو غیر فرقہ دار اور جس ملک میں آج تک ایک بھی ہندو کو ذرا بھر تکلیف نہ پہونچی ہو وہ فرقہ دار

پھر مسٹر دیوان سنگھ نے ایک دوسرے نوٹ میں پاکستان کے انتظامی اقدام پر کہ اگر ہند یونین نے پرمٹ سسٹم نہ ہٹایا تو پاکستان بھی پرمٹ کی پابندی لگا دے گا۔ نہائت بے انصافی سے تنقید کی ہے۔ آپ نے اس نوٹ کا عنوان لکھا ہے "ہندوستانی مسلمانوں کے لئے پاکستان کے دروازے بند" اور اس عنوان کے نیچے جو کچھ لکھا ہے وہ وہی شخص لکھ سکتا ہے۔ جس کو دین و دنیا کی بالکل شرم نہیں رہتی۔ اور یا پھر جس کو ملکی تعصب نے بالکل اندھا کر دیا ہو۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جب ایک بات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور پاکستان بن گیا ہے۔ تو اس کے خلاف دشمنی کے جذبات ابھار کر یہ اخبار نویس ہند یونین کو کیا فائدہ پہونچا رہے ہیں۔ اس وقت ان کے لئے بہتر طریق یہی تھا۔ کہ وہ پاکستان کی دشمنی سے اپنا اور اپنے ناظرین کا دماغ خراب نہ کرتے۔ بلکہ ہو سکتا۔ تو دونوں ملکوں کے درمیان رشتہ محبت استوار کرنے میں وقت صرف کرتے لیکن اس ملکی اور نسلی تعصب کا برا ہو کہ اسی نے پہلے پاکستان بنوایا۔ اور اب یہ لوگ اس کا الزام قائد اعظم پر ڈال کر ناحق اسکو کوستے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی بنیاد مسٹر جناح نے نہیں بلکہ ان لوگوں نے رکھی تھی۔ جو نسلی امتیاز کی وجہ سے اپنے آپ کو فوق الانسان سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے وطنی جذبہ کو اتنی وسعت دی۔ کہ مسلمانوں کو بھی جو گیارہ صدیوں سے اس ملک میں بطور اپنے وطن کے آباد چلے آئے ہیں غیر ملکی قرار دیا۔ جنہوں نے تہذیب کو صرف ہندو تہذیب اور تمدن کو صرف ہندو تمدن ہی قرار دیا۔ جنہوں نے سنگھٹن کی بنیاد رکھی۔ جنہوں نے راشٹر یہ سیوک سنگھ کی تحریک چلائی۔ جنہوں نے محض مسلمانوں سے دشمنی کی وجہ سے ہندوستان کی ہر دلعزیز بولی کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور اسکی جگہ اب ایسی بولی ایجاد کرنا شروع کی۔ کہ جس کو اس کے ایجاد کرنے والے بھی بغیر ڈکشنری کے نہیں سمجھ سکتے۔

ابھی پاکستان حکومت نے پرمٹ کا حکم نہیں دیا۔ صرف یہ اعلان کیا ہے کہ اگر ہند یونین نے یہ پابندی نہ ہٹائی۔ تو مجبوراً اسکو بھی ایسی پابندی لگانا پڑے گی۔ مگر ریاست کے ایڈیٹر صاحب اسی کو آنا لے اڑے کہ ہندی مسلمانوں کا جنازہ ہی نکال دیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی ذہنیت کیا ہے۔ اور پاکستان کے خلاف آپکے دل میں کتنا کینہ بھرا ہے۔ پاکستان تو ہند یونین کے ناواجب حکم کو انتقامی کارروائی سے منسوخ کرانا چاہتا ہے۔ اور اس انڈین یونین کے حکم کو جس پر آجکل کانگرس کی حکومت ہے جس کی مدیر صاحب اس طرح قصیدہ خوانی کرتے ہیں۔

"اگر آج ملک میں کانگرسی گورنمنٹ نہ ہو۔ اور ملک میں ماسٹر تارا سنگھ یا مسٹر ساورکر جیسے لوگ برسر اقتدار

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذکرِ خیر

مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۲)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار الفضل مورخہ ۹ جولائی صفحہ ۴

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں جموں میں ایک دن صبح کے وقت مہاراجہ صاحب کے محلات کی طرف جا رہا تھا۔ تو راستہ میں مہاراجہ کے ایک وزیر ملے۔ جو کچھ کاغذات اور مثلیں لئے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وزیر صاحب آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔ یہ تو سرکار کی پوجا کا وقت ہے۔ وزیر صاحب ہنسے اور کہنے لگے یہی تو فرصت کا وقت ہے۔ جبکہ ہم سرکار میں کاغذات پیش کر کے دستخط کروا لیتے ہیں۔ پوجا کیا ہے۔ سرکار تو چپ چاپ ایک چوکی پر بیٹھے رہتے ہیں۔ پنڈت صاحبان سرکار کے ارد گرد گھومتے اور منتر پڑھتے رہتے ہیں۔ سرکار تو فارغ ہوتے ہیں۔ ہم کاغذات پیش کرتے ہیں۔ اور دستخط کراتے رہتے ہیں۔

یہ تو ہندوؤں کی عبادت ہے مگر عیسائی۔ یہود۔ بدھ۔ ہر مذہب کے عبادت خانوں میں جا کر ہم نے دیکھا ہے۔ کسی کی عبادت میں وہ توجہ الی اللہ نہیں ہوتی جو اسلام میں ہے۔ ایک مسلم جب اللہ اکبر کہہ کر نماز میں کھڑا ہو گیا۔ تو پھر وہ کسی کی طرف نہ متوجہ ہوتا۔ نہ کوئی بات کرتا۔ گویا وہ اس دنیا میں نہیں رہا۔ اپنے رب کے پاس چلا گیا۔ اسی واسطے آخر میں السلام علیکم کہتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے رب کے دربار سے واپس دنیا میں آیا۔ اور ایک نئے آنے والے کی طرح سب کو سلام کہہ کر پھر دنیا میں داخل ہو گیا۔

میرپور جیل سے درخواستِ دُعا

۴ ستمبر کو جیسا کہ الفضل میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ ہمارا فیصلہ تھا عدالت نے خاکسار اور برادرم چوہدری سعید اللہ صاحب کو زیر دفعہ ۳۰۲ عمر قید زیر دفعہ ۳۰۷ دس سال اور زیر دفعہ ۱۴۸ دو سال کی سزا ہوئی ہے۔ باقی دوستوں کو ۱½ ۱½ سال سزا ہوئی ہے۔ جس کی اپیل انشاء اللہ کی جائے گی۔ احباب جماعت حضرت مسیح موعود کے خاندان صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے اپیل میں بریت کے لئے دعا کی دردمندانہ التجا ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل خالد

نادہند چندہ کے لئے خطرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے نزدیک جو جرم وہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا یا دوزخ میں بقایا ادا کر کے آؤ"

(بقیہ صفحہ نمبر ۳)

آ جائیں تو مسلمانوں کے لئے سوائے دم گھٹ کے مر جانے کے دوسرا کوئی راستہ نہیں"

جس کانگرسی حکومت میں قوم کے باپ "مسٹر گاندھی" کو دن دہاڑے بر سرِ عام کھلم کھلا گولی کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ جو کانگرسی حکومت "حیدر آبادی ہوّے" سے ڈر کر لکھنو اور کلکتہ حیدر آباد سے اتنی دور دراز کے رہنے والے مسلمانوں کو ناحق تنگ کر سکتی ہے جس کانگرسی حکومت میں پولیس اور فوج ہندو فسادیوں پر گولی چلاتی ہے لوگ مرتے ہیں

مسلمان۔ اس کانگرسی حکومت پر اتنا حسن ظن اللہ اللہ۔ باقی رہی یہ بات کہ ماسٹر تارا سنگھ اور دیہ ساور کر جیسے لوگوں کا برسرِ اقتدار آ جانے کے وقت کیا ہو گا۔ تو اس وقت تو پھر وہی ہو گا۔ جو مکمل انارکی کے اقتدار کے وقت ہو گا اگر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ شاید مسٹر دیوان سنگھ کانگرسی حکومت کی ہجو میچ کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں۔ کہ کانگرسی حکومت کے ظلم و ستم سہنے کی عادت ڈال لو۔ ابھی تو صرف سردار پٹیل اور مسٹر ٹنڈن ایسے لوگ ہیں ان کو غنیمت سمجھو۔ اگر راج الٹ گیا تو ان کو بھی ترس جاؤ گے

تعلیم الاسلام کالج لاہور

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے داخل کرائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔"

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(الفضل)

ہمارا نیا مرکز

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے لئے مرکز کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو رہا ہے عمارات کے لئے لکڑی لوہا اور سیمنٹ کی ضرورت ہو گی۔ جو احباب اس بارہ میں امداد فرما سکیں جلد از جلد "سیکرٹری کمیٹی تعمیر مرکز پاکستان نظارت بیت المال جودھامل بلڈنگ لاہور" سے خط و کتابت فرمائیں۔ اور جو چیز جس نرخ پر جنیوٹ کے قریب اصل اراضی پر دے سکیں اس سے بھی اطلاع دیں۔

ضروری نوٹ:۔ کل کے اخبار میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ معمار۔ بڑھئی۔ مستری ملکا لگانے والے احباب سیکرٹری تقرر پاکستان نظارت بیت المال۔ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اپنے موجودہ پتہ جات سے مطلع فرمائیں۔ تا بوقت ضرورت ان سے امداد لی جا سکے۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے۔ کہ جو احباب جس قسم کا کام کر سکتے ہوں۔ اور یومیہ جو اجرت کم سے کم لے سکتے ہوں اس سے بھی اطلاع دیں۔ وہ احباب جو قادیان میں بھی ایسے کام کرتے تھے ان کو انشاء اللہ ترجیح دی جائے گی۔ نظارت بیت المال

ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جو مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے آئے ہوں اور وہاں وہ مالکان اراضی ہوں۔ لیکن پاکستان میں اُن کو ابھی تک کسی جگہ زمین الاٹ نہ ہوئی ہو۔ تو وہ فوراً دفتر آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور میں آ کر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو آباد کرایا جا سکے (ناظر آبادی)

درخواستِ دعا مکرم جناب روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار بدستور ہے۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کماحقہ ادا نہیں کر رہا۔ صرف غریب اور نادار احمدی کو ہی دوسروں سے لے کر پڑھنے کا حق حاصل ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت کو ضروری نصیحت

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ کی لطیف تفسیر

(۱۳۱)

"مومن جس وقت جنت میں رہینگے۔ اس میں ایک جاری چشمہ ہوگا۔ اگلے جہان میں تو یہ ہوگا ہی اس کے متعلق کسی تفسیر کی ضرورت نہیں نہ میں نے اُسے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی اور نے یہ ایک ایمانی معاملہ ہے۔ لیکن دُنیا کے لحاظ سے یہ معنے ہیں کہ وُہ ایسے علوم اپنے ورثہ میں چھوڑ ینگے اور ایسے سلوک بنی نوع انسان سے کرینگے۔ جن کا اثر عرصہ دراز تک چلتا چلا جائیگا۔ کچھ لوگوں کا احسان صرف وقتی ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کا احسان صدقہ جاریہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً کسی غریب کو ایک پیسہ دے دینا۔ یہ بھی احسان ہے۔ مگر جب وُہ اس پیسہ سے روٹی خرید کر کھا تا پیتا ہے۔ تو اس احسان کا دائرہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک احسان یہ ہے کہ کسی کو دین کی باتیں سکھلائی جائیں یا اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ تربیت دی جائے یہ احسان بڑا وسیع ہے یا مثلاً کسی کو کوئی پیشہ سکھا دینا یا کسی کو پیشہ چلانے کے لئے مدد دے دینا۔ یا اُسے اپنا پیشہ چلانے کے لئے ہتھیار وغیرہ خرید دینا۔ یہ ایک قسم کا احسان ہے پہلی قسم کا صدقہ ختم ہو گیا۔ مگر یہ صدقہ صدقہ جاریہ ہے۔ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ سے یہی مُراد ہے۔ کہ اُن کے صدقات صدقاتِ جاریہ ہونگے۔ اور اُن کے احسان بنی نوعِ انسان سے محدود نہیں ہونگے۔ یا معمولی یا چھوٹے درجہ کے نہیں ہونگے۔ بلکہ ایسے ہونگے جو عرصہ دراز تک چلتے چلے جائینگے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہؓ نے علم لیا۔ اور پھر اُسے دنیا میں اس طرح پھیلایا کہ عن فلاں عن فلاں کے ایک لمبے سلسلہ کے ماتحت وُہ اگلی نسلوں تک پہنچ گئے۔ اگلوں نے ان تک پھر اگلوں نے اگلوں تک یہاں تک وُہ سارے علوم ہم تک پہنچ گئے۔ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام میں یہ خوبی بدرجہ اتم رکھی ہوئی تھی۔ کہ وہ علوم کے خزانے صرف اپنے تک محدود نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ دوسروں تک عین جاریۃ بنکر پہنچا دیتے تھے۔ لوگوں کے پاس علم ہوتا ہے۔ تو وُہ اسکو بند کر لیتے ہیں۔ مگر صحابہ کی یہ حالت تھی کہ ایک صحابی سے ایک دفعہ کسی نے کوئی بات پوچھی اس نے جواب دیا۔ کہ مجھے تو یہ بات معلوم نہیں۔ لیکن اگر مجھے معلوم ہوتی۔ اور میری گردن پہ کوئی شخص تلوار رکھ کر کہتا کہ اب میں تجھے قتل کرنے لگا ہوں۔ تو میں اس کی تلوار چلنے سے جلدی جلدی بتا دیتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے میں نے فلاں فلاں بات سُنی ہوئی ہے یعنے جاریہ ہی تھے کہ کسی جگہ ٹلتے نہ تھے بلکہ بہتے چلے جاتے تھے۔ پھر عینٌ جاریۃ میں یہ خبر بھی دی گئی تھی۔ کہ صحابہؓ اور ان کے شاگرد دُور دُور تک نکل جائیں گے صرف عرب میں محدود نہیں رہینگے چنانچہ دیکھ لو مسلمان عرب سے نکلے اور دنیا کے دُور دراز ممالک تک نکل جائینگے صرف عرب ہی محدود نہیں رہینگے چنانچہ دیکھ لو مسلمان عرب سے نکلے۔ اور دنیا کے دُور دراز ممالک تک پھیل گئے۔ یہاں تک کہ وُہ چین بھی گئے۔ اور انہوں نے اسلام پھیلایا انطاکیہ بھی گئے۔ اور اسلام پھیلایا۔ سپین بھی بھی گئے۔ اور اسلام پھیلایا۔ غرض وُہ دنیا کے کناروں تک نکل گئے۔ اور دنیا میں علوم کے دریا اُنہوں نے بہا دئے۔ جس طرح جاری چشمہ کا پانی دُور دُور کی زمین کو بھی سیراب کر دیتا ہے۔ اسی طرح مسلمان ٹھہرتے نہیں تھے بلکہ علوم سے دُنیا کو مستفیض کرتے چلے جاتے تھے۔ یہی خوبیاں ہیں جو جیتنے والی اقوام سے مخصوص ہیں۔ ہماری جماعت کو سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم میں بھی یہ خُوبیاں پائی جاتی ہیں یا نہیں حکومت کا حِصّہ تو اپنے وقت پر آئیگا لیکن سوال یہ ہے کیا باقی خوبیاں ہم نے اپنے اندر پیدا کرلی ہیں؟ کیا ہم اپنی نظر میں لوگوں کی نظر میں پھر خدا تعالیٰ کی نظر میں ہر قسم کے نقائص سے پاک ہیں؟ کیا ہمارے اخلاق اس قسم کے ہیں۔ کہ ہم نہ اپنی زبان سے لاغیہ سُنتے ہیں۔ اور نہ لوگوں کی زبان سے لاغیہ سُنتے ہیں؟ اور کیا ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ عین جاریۃ کی طرح ہم جو بات بھی سُنیں۔ اُسے دوسروں تک پہنچا دیں یا ہم صرف واہ واہ اور سبحان اللہ کہنے کیلئے سنتے ہیں؟ صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وُہ رات اور دن تعلیم میں لگے رہتے تھے اور پھر جو کچھ سیکھتے اپنے سینوں میں ہی نہ رکھتے بلکہ لوگوں تک پہنچا دیتے گویا وُہ ایک جاری چشمہ تھا جو دنیا کو سیراب کر رہا تھا۔ کتنی زبردست خواہش دوسروں تک علوم پہنچانے کی ہے جو اس صحابی کے دل میں پائی جاتی تھی۔ جس نے کہا کہ اگر تلوار میری گردن پر چل رہی ہو۔ تو اُس وقت میری خواہش یہ ہو گی کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی بات بیان کرنی مجھ سے رہ گئی ہو۔ تو میں اُسے جلدی جلدی بیان کر دوں۔ یہی خوبی ہماری جماعت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو علوم کے لحاظ سے عینٌ جاریۃ ثابت کرنا چاہیئے"۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۹۶ جلد ششم)

ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت پر قرار دادہائے تعزیت

میرپور خاص (سندھ) جماعت احمدیہ میرپور خاص (سندھ) کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء بعد نماز مغرب زیر صدارت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ منعقد ہو کر ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت پر بعا مذکہ کے خلاف سخت غم اور غصّہ کا اظہار اور افسوس کرتا ہے۔ اور جماعت کی طرف سے مرحوم کے والدین اور دیگر عزیزان کے ساتھ دِلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے پُر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے استدعا کرتا ہے کہ مذہبی اختلافات کی بنا پر اس قسم کے حملے مُلک کے امن کو برباد کرنے کا موجب ہوں گے۔ اس لئے اس قسم کے حملہ آوروں کی روک تھام کے لئے مؤثر اور سنگین تجاویز فوراً اختیار کی جائیں ھذا اور تمام مہذب حکومتوں کے سامنے محض مذہبی اختلافات کی بنا پر اس قسم کا تشدد سخت ظالمانہ فعل سمجھا جاتا ہے۔"

نیز قرار پایا کہ اس قرار داد کی نقول پریس، گورنر جنرل پاکستان، وزیر اعظم پاکستان ایجنٹ گورنر جنرل پاکستان برائے بلوچستان پاک کو روانہ کی جائیں

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ میرپور خاص (سندھ)

خانپور:۔ آج بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ خانپور ریاست بہاول پور نے اپنے محترم بھائی جناب ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کے دردناک واقعہ شہادت کے متعلق ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت (خان) عبدالمجید خاں صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ منعقد کیا۔ جسمیں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا گیا:۔

یہ جلسہ جناب میجر محمود احمد صاحب کے نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ قتل کو جو شر انگیز اور فتنہ پردازان کے ہاتھوں ۱۷ اگست ۱۹۴۸ء بمقام کوئٹہ وقوع میں آیا ہے انتہائی دُکھ و قلق کا باعث سمجھتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ ایسے قانون شکن اور حکومت کی قطعاً پرواہ نہ کرنیوالوں اور امن عامہ کو برباد کرنیوالوں کو پوری پوری سزا دے۔ جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ تا احترام قانون قائم ہو۔

نیز جماعت احمدیہ خانپور میجر صاحب مرحوم و مغفور کے خاندان سے اس دردناک واقعہ پر کامل ہمدردی کا اظہار کرتی ہے (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ خانپور)

جھنگ:۔ آج مورخہ ۲۷ بروز جمعہ مبارک کو جماعت احمدیہ جھنگ شہر نے ایک غیر معمولی اجلاس طلب کیا۔ جسمیں جناب ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کے شہید کئے جانے کے متعلق سخت غم والم محسوس کرنے کے علاوہ یہ تعزیتی قرار داد پاس کی۔ کہ حکومت پاکستان سے استدعا کی جاوے۔ کہ اس نوجوان کے ظالمانہ قتل کے متعلق بہت جلد تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزائیں دے کر پاکستان کے حب الوطنوں کے جان و مال کے تحفظ کی گارنٹی کا ثبوت دے۔

اس ریزولیوشن کی ایک کاپی بحضور پرائم منسٹر صاحب بہادر حکومت پاکستان کراچی و جناب ناظر صاحب اعلیٰ جماعت احمدیہ رتن باغ لاہور و روزنامہ "الفضل" و قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انجنیئر لائل پور کی خدمت میں ارسال کیجاوے (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ شہر)

لالیاں ضلع جھنگ:۔ جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ نے ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت میاں محمد سلطان صاحب امیر جماعت احمدیہ مکرم و معظم جناب ڈاکٹر محمود احمد صاحب کے المناک واقعہ شہادت کے پیش نظر منعقد کیا جس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ جلسہ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کے ظالمانہ قتل کو جو شورش پسند اور امن شکن مُلّانوں کی تقریروں کے نتیجہ میں واقعہ ہوا ہے۔ نہایت رنج اور قلق کا باعث سمجھتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وُہ اس واقعہ کے اصل مجرم اور محرکین کو قرار واقعی سزا دے تاکہ آئندہ کوئی جاہل ایسی بربریت اور ظالمانہ حرکت کا مرتکب نہ کر سکے۔

نیز جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ میجر صاحب مرحوم کے خاندان اور لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دُعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے آمین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ

جماعت احمدیہ لنڈن کا عوامی جلسہ

جناب چوہدری محمد اسد اللہ خانصاحب کی تقریر

(از مکرم جناب مقبول احمد صاحب سیکرٹری از لنڈن)

مورخہ ۲۹ ر اگست کو ایک پبلک میٹنگ منعقد کی گئی تاکہ ان اصحاب کو جو کہ مذہبی دلچسپی رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ معززین کی پہلے چائے سے تواضع کی گئی۔ اور اس کے بعد تلاوت قرآن مجید کے بعد چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور اسلام کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایسی کتاب نازل کی گئی۔ جو کہ تغیر و تبدل سے نہ کہ اب تک محفوظ ہے۔ بلکہ ہمیشہ محفوظ رہیگی۔ اور ہمیشہ محفوظ رہنے کی پیشگوئی قرآن مجید میں خود مذکور ہے۔ دشمن سے دشمن انسان بھی اس بات کے قبول کرنے پر مجبور ہے کہ قرآن مجید میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا اور اس کا شوشہ تک نہیں بدلا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم کا مقصد کلمہ شریف ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ

کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک قابل عبادت ہستی ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی ہستی اس کی ذات اور صفات میں شریک نہیں ہے۔ اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے صرف رسول ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یہ خصوصیت ہے۔ کہ ایک طرف آپ نے اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل زور دیا۔ اور بتلایا کہ اس ہستی کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی ہستی اس کے مقابلہ کا دم نہیں بھر سکتی۔ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ فقط اس کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی اس توحید کی تعلیم کی وجہ سے وہ قوم جو کہ بتوں کی پرستش کرتی تھی۔ جس قوم نے خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ اور روزانہ ایک بت کی پرستش کی جاتی تھی۔ ایسی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہوتی۔ کہ اس کے سوا اور سب ہستیوں کو ہیچ محض سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا ثبوت انہوں نے اپنی جانوں کو فدا کر کے اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے دیا انہیں طرح طرح کے مصائب و آلام میں سے گزرنا پڑا اور بہت خطرناک سے خطرناک مظالم سے پیش آیا گیا۔ مگر تب بھی ان کی زبان پر احد احد کا کلمہ جاری رہا۔ اور کوئی تکلیف ان کو اس واحد اللہ تعالیٰ سے روگردان نہ کر سکی۔ خود اللہ تعالیٰ کی توحید کی اشاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہایت جد وجہد سے کی۔ حتیٰ کہ مکہ کے بت پرست مجبور ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے کہ اپنے بھتیجے کو بتوں کے بُرا بھلا کہنے سے روکے

اور اسے کہو کہ اگر مال کی ضرورت ہے تو مال اگر بادشاہت و سلطنت کی ضرورت ہے تو سلطنت اور اگر رشتہ کی ضرورت ہے تو خوبصورت سے خوبصورت جس کو وہ چاہے انتخاب کر لے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کو سن کر فرمایا۔ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کے آئیں تو پھر بھی میں اشاعت توحید سے نہیں رکوں گا۔ یہی جذبہ تھا۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے قلوب میں گھر کر گیا تھا پھر یہی جذبہ اور یقین تھا جس کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ہر حکم پر نثار ہونے کو تیار رہتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل یہودی یہ خیال کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام تک جاری تھا۔ اور پھر بند ہو گیا۔ اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک محدود سمجھتے تھے۔ مگر آپ نے عملاً ثابت فرمایا کہ نہیں۔ وہ زندہ خدا اب بھی اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح پہلے ہوتا تھا اور جس طرح اس کی دیگر صفات جاری ہیں۔ اسی طرح اس کی صفت کلام کا چشمہ بھی جاری ہے۔ اور جاری رہے گا اور ہمیشہ وہ اپنے پیارے بندوں کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور انہیں جواب دیتا رہے گا۔ چنانچہ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ جیسے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آشکارا کیا۔ آپ کی متعدد پیشگوئیوں میں سے صرف ایک پیشگوئی جو حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر تحریر فرمائی ہے کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا اب تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ (   ) آپ نے وضاحت سے بیان فرمائی نیز فرمایا۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو چالیس سال کی بات ہے۔ مگر آج بھی ہم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا رہنما اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیشگوئیاں جنگ گذشتہ کے بارہ میں جو لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ ان میں سے دو کا آپ نے باوضاحت ذکر فرمایا۔

بالآخر آپ نے فرمایا۔ یہ خوبی اسلام میں ہی پائی جاتی ہے۔ کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے سچے پیروؤں سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے

اس کے بعد صدر صاحب چوہدری مشتاق احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام جس کے متعلق کہ چوہدری صاحب موصوف نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ واقعی جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقینی ثبوت ہے وہاں پر جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہو اس کی اور اس کے لائے ہوئے پیغام کی سچائی کا یہی ثبوت ہے۔ اور رحمٰن تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو کہ اس کے ملنے کے لئے اپنے اوپر کامل موت وارد کر لیتا ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہر ایک کو میسر نہیں آتا۔ لیکن ایک اور مقام ہے جس میں کہ ہر مومن اللہ تعالیٰ سے ایک لحاظ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ الصلوٰۃ معراج المومن۔ کہ نماز مومن کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی اور ذریعہ کا آلہ ہے۔ اس لئے دوستوں کو نمازوں میں باقاعدگی کا از حد خیال رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ ایک اور ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا صحبت صادقین ہے۔ اور آج دنیا میں صادق ترین وجود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جن سے کہ تعلق قائم رکھنا از حد ضروری ہے گو آپ ہم سے ہزاروں میل دور ہیں۔ مگر کم از کم خط و کتابت کے ذریعہ ہم آپ سے تعلق پیدا رکھ سکتے ہیں اور آپ کی دعاؤں سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں اس تعلق کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

بالآخر آپ نے چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا اور مجلس برخاست ہوئی۔ اور اس کے بعد انفرادی طور پر حاضرین کو اسلام کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو بارآور فرمائے۔ آمین

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے عہدیدار اور وعدہ کرنیوالے

مجاہد توجہ فرمائیں!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اندرون ہند اور پاکستان کی جماعتوں کے کارکن اور وعدہ کرنے والے مجاہد کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے وعدوں کی ادائیگی جلد سے جلد ہو جائے۔ حتیٰ کہ ۳۰ر نومبر تک سو فیصدی ادائیگی ہو چکی ہو کیونکہ یہ آخری میعاد ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی گزارش ہے کہ بعض بڑی جماعتوں کی ادائیگی بحیثیت مجموعی بہت کم ہے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اور بوجھ بہت زیادہ ہے اسلئے وعدہ کرنیوالے احباب کو ان کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ تا دوست جلد سے جلد ادا کریں جو دوست یہ سمجھتے ہیں کہ یکمشت وعدہ نہیں ادا کیا جا سکتا۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر ان تین ماہ میں قسط وار دیگر وعدہ پورا کریں۔ جہاں پاکستان اور اندرون ہند کی جماعتوں کے وعدے ۳۰ر نومبر تک پورے کرنے کی توجہ دلائی جا رہی ہے وہاں بیرونی ممالک کی جماعتوں اور ان کے وعدہ کرنے والے احباب سے بھی گزارش ہے کہ ان کی ادائیگی بھی اس سال بہت کم ہے۔ حالانکہ گزشتہ سالوں میں بیرونی ممالک کی جماعتیں بھی ۳۰ر نومبر تک وعدے پورے کرتی رہی ہیں یا ان کا بڑا حصہ ادا ہوتا آیا ہے لیکن اس سال خدا جانے کیا بات ہے کمی ہے۔ چنانچہ مشرقی افریقہ سے نیروبی۔ سنگاڈی۔ ٹانگا۔ کسموں اور ممباسہ کے وعدے تو آئے ہیں گو ان میں سے بعض جماعتوں کے وعدوں کا کچھ حصہ آنے والا ہے۔ لیکن ان جماعتوں کی اب تک کی وصولی کو نمایاں طور پر کم ہے حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ سالوں میں مشرقی افریقہ کی جماعتیں اپنے وعدے ۳۰ نومبر تک پورے کرتی رہی ہیں۔

نیز برما۔ رنگون۔ مالا بار۔ سماٹرا۔ کولمبو۔ سیلون۔ کشمیر۔ کولمبو۔ جاوا۔ سوسے علاقہ گولڈ کوسٹ و سنگاپور کی طرف سے نہ صرف وعدے ہی بلکہ وعدوں کا کل روپیہ بھی ساتھ ہی وصول ہو چکا ہے۔ سماٹرا۔ ماریشس۔ مشرقی افریقہ کی جماعتوں میں سے دارالسلام۔ ممباسہ۔ کمپالہ اور مغربی افریقہ کی جماعتوں سے وعدوں کی فہرستیں نہیں ملی ہیں۔ ممکن ہے کہ ان جماعتوں کے کارکنان نے وعدے بدر رسال کئے ہوں۔ کیونکہ ان جماعتوں کے کارکن اور ان کے افراد کسی سے پیچھے رہنے والے نہیں۔ بلکہ اپنے ادا کرنے والے بھائیوں سے آگے بڑھنے والے ہیں پس امید ہے کہ وعدوں کے ساتھ ہی احباب بنا روپیہ بھی ارسال فرما کر اس توقف کا ازالہ فرمائیں گے۔

بیرونی ممالک میں جو واقف کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کے وعدے تو آئے ہیں اور بعض کی رقم بھی جن کے وعدے قابل ادا ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بھی توجہ کر کے ۳۰ر نومبر سے قبل وعدہ پورا کریں۔ ان میں سب سے پہلے اس لئے بھی ادا کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی جماعتوں کے کارکن اور افراد وعدے جلد پورے کریں گے۔ کیونکہ نمونہ کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پس بیرونی ممالک کی جماعتوں کے ذمہ دار بھی اپنی جماعتوں کے لئے عملی نمونہ پیش فرمائیں۔ بیرونی ممالک کی ہر جماعت اور اس کا فرد کوشش کر کے

سلسلہ کی ضروریات آپ سے تقاضہ کرتی ہیں

کہ ہر فرد تحریک ستمبر میں شریک ہو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۳۶ء میں فرمایا تھا۔ "میں نے پچھلی شوریٰ پر ہی جو اکتوبر میں منعقد ہوئی تھی۔ بیان کیا تھا۔۔۔۔۔۔ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خواہ ہمیں کچھ سمجھ آئے یا نہ آئے ہم میں اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت ہے۔"

یہ ۱۹۳۶ء کی بات تھی۔ اور اب سلسلہ کی ضروریات اس وقت سے بہت زیادہ ہیں۔ اور اسی وجہ سے حضور نے تحریک ستمبر جاری فرمائی ہے۔ جس میں حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے ماتحت ہر احمدی کا شامل ہونا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر با ہمت احمدی اگر ارادہ سے کام لے تو اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی آمد کا کم از کم ۶½ فی صدی ہر ماہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے دے سکتا ہے۔ اور جب طاقت ہو تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے میں سستی کرنا صرف غیر مومن کا ہی کام اور حوصلہ ہے۔

امید ہے آپ حضور کی تحریک ستمبر کے ماتحت کم از کم ۶½ فی صدی اپنی آمد کا ہر ماہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے ادا کرتے ہوں گے۔ اگر نہیں تو اب بھی موقعہ ہے۔ شمولیت اختیار فرمائیں۔

سیکرٹریان مال سے خصوصاً اور دیگر عہدہ داران مقامی سے عموماً درخواست ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو اکٹھا کر کے مندرجہ بالا مضمون انہیں سنا دیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کا خطبہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء جو بیت المال نے علیحدہ شائع کر کے ہر جماعت کو بھجوا دیا ہے۔ اگر نہ سنایا ہو تو وہ بھی سنا دیں۔ اور تحریک ستمبر کے وعدے لے کر علیحدہ جلد مرکز میں یا براہ راست حضور کی خدمت میں بھجوا دیں اور پھر ماہ بماہ اس کے مطابق وصولی فرمائیں۔ اس ضمن میں جو مضمون کا خبر نظارت بیت المال نے شائع کرا کر بھیجا ہے۔ اس میں نظارت بیت المال کی طرف سے جو ابتداء میں نوٹ تحریر ہے۔ اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (نظارت بیت المال)

132

درخواست ہائے دُعا

عرض ہے کہ میرے والد بزرگوار ماسٹر مامون خان صاحب عرصہ ایک ماہ سے بواسیر کے مرض میں سخت مبتلا ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور خداوند کریم سے اجر کے مستحق بنیں۔ آمین

(احقر محمود خان پسر ماسٹر مامون خان صاحب پاکستان کلاتھ سٹور مقام جمیس آباد سندھ)

۲۔ میرا لڑکا منشی عبد الحلیم خان کھانسی اور بخار کی وجہ سے عرصہ ۱۲ یوم سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و مکرم درویش صاحبان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار مولوی عبد الواحد خان مارٹن روڈ ۲۸۲/۴ کراچی)

پتہ مطلوب ہے

منشی عبد الغنی صاحب بٹالوی اور ان کے لڑکے جو قادیان میں رہتے تھے کا ایڈریس مجھے مطلوب ہے (خاکسار غلام محمد منگر دادی جے بلاک ڈیرہ غازی خان)

۲۔ مکرم ماسٹر محمود خان صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر جو اوکھی چک ۱۱۰ میں ہوا کرتے تھے۔ وہ اپنی خیریت اور موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ (خواجہ غلام رسول۔ ایم۔ اے۔ سنڈیکیٹ ہرلی اننگ...)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے میں سٹینوگرافر کی دس عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے سلسلے میں امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست کنندگان کو چاہیئے کہ وہ پہلے حکومت پاکستان کے محکمہ بحالیات کی طرف سے قائم کردہ کسی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفتر میں اپنا نام درج رجسٹر کرائیں اور اپنی درخواستوں کے ہمراہ اس کا تحریری ثبوت بھی ارسال کریں۔

معیاری قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن اگر نتیجے میں ڈویژن کی صراحت موجود ہو۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی اور امتحان۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ انگریزی کی اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ شورٹ ہینڈ کی رفتار ۱۲۰ الفاظ اور ٹائپ کی ۴۰ الفاظ فی منٹ ہونی چاہیئے۔ عمر ۱۸ اور پچیس کے درمیان ہو۔ اور گریجوایٹ کی صورت میں ۲۸ سال۔ اچھوت اقوام کے لئے عمر میں ۳ سال کی رعایت دی جا سکتی ہے۔ نیز فوج سے فارغ شدہ افراد ۴۰ سال کی عمر تک درخواست بھیج سکتے ہیں۔

تمام درخواستیں مقررہ فارموں پر بھیجی جائیں۔ جو بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول سمیت جنرل منیجر (پرسنل) این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ہیڈکوارٹرز آفس لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائیں۔ درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء ہے۔ لفافوں کے سر پر یہ الفاظ درج کر دیئے جائیں "سٹینوگرافر کی عارضی آسامی"۔ منتخب شدہ امیدواروں کو بغرض امتحان و انٹرویو ہیڈکوارٹرز آفس لاہور میں بلایا جائے گا۔ اس وقت انہیں تمام اصل سرٹیفکیٹ بالخصوص میٹرک کی سند ساتھ لانی ہوگی۔ ملازمت کی کوئی گارنٹی نہ ہوگی۔ البتہ جو آخری انتخاب کے بعد ملازم رکھ لئے جائیں گے وہ ۱۲۰۔۳۔۱۰/۲ کے گریڈ میں ۱۰۰/- روپے ماہوار لیا کریں گے۔ مہنگائی اور دیگر الاؤنس کے علاوہ حسب قواعد سستے نرخوں پر اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کی مراعات بھی دی جائیں گی۔ پاکستان پے کمیشن کی سفارشات کے نفاذ پر تنخواہ کا یہ سکیل تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ (جنرل منیجر پرسنل)

غلطی کی تصحیح!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گذشتہ سال کے اس ارشاد کے متعلق کہ سندھ کے زمیندار مقامی چندہ لسٹ کے علاوہ ۸ آنہ فی ایکڑ اور احمدی کاشتکار بحساب ۲ آنہ فی ایکڑ جمع کر کے بمد تعمیر "مسجد احمدیہ کراچی" بھیجا کریں یاد دہانی کرتے ہوئے احباب کو اگست کے آخری عشرہ میں چٹھیاں لکھی گئی تھیں۔ ان میں یہ تصریح کہ چندہ کسی وقت عمومی طور پر جماعتی اور تبلیغی ہنگامی ضروریات کے لئے بھی خرچ کیا جا سکے گا۔ غلط اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے منشاء کے خلاف ہے۔ صحیح حقیقت یہ ہے کہ یہ چندہ صرف تعمیر مسجد کراچی...

اعلان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کمرشل کلرک۔ سگنیلر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کی غیر مستقل آسامیوں کے لئے ریلوے کے ۶۰ سال سے کم عمر کے ریٹائرڈ ملازموں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار دی جائے گی تجربہ کے مطابق ۳۰-۲½-۵۰-۲½-۶۰ کے سکیل میں تنخواہ اس سے زیادہ بھی دی جا سکتی ہے دیگر الاؤنس اور غلہ اناج وغیرہ کی رعایتیں جو قواعد کے ماتحت عام طور پر دی جاتی ہیں اس کے علاوہ ہیں۔ ملازمت خواہ سٹیفکیٹس کی نقول کے ساتھ جن میں عمر اور تجربہ کی وضاحت کی گئی ہو۔ جنرل منیجر پرسنل، این ڈبلیو۔ آر لاہور کے نام ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

ڈپٹی جنرل منیجر پرسنل

دُرخواست دُعا

مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصے سے بیمار ہیں۔ نیز میری لڑکی کا آج اپریشن ہو گیا ہے۔ مخلصین جماعت احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(خادم محمد ابراہیم کارکن الفضل)

امرت شفاء

امرت دھارا کا نعم البدل جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور ارزانی قیمت اجزاء کے لحاظ سے بہترین ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/- ۲ نمونہ کی شیشی -/۱۰/-

سب دوا فروش جنرل مرچنٹ فروخت کرتے ہیں

امرت شفا فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے جو صاحب استطاعت احمدی دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کرتا۔ صرف غریب اور نادار احمدی کو ہی دوسروں سے لیکر پڑھنے کا حق حاصل ہے۔

افریقہ میں مشینی زراعت کے مسائل

برطانوی مشن کا دورہ

لندن ۱۰ ستمبر۔ برطانیہ کا ایک مشن افریقہ کے دورے پر روانہ ہو چکا ہے یہ مشن دو ماہ تک افریقہ میں رہے گا۔ اس مشن کا مقصد یہ ہے کہ افریقہ کی مشینی زراعت کے مسائل پر غور کرے۔ یہ مشن ٹانگانیکا۔ نیاسالینڈ نائیجیریا اور یوگنڈا کا دورہ کریگا (اسٹار)

حیدر آباد مشن کے لیڈر کی عراق کے وزیر اعظم سے ملاقات

بغداد ۱۰ ستمبر کل یہاں حیدر آبادی مشن پہنچا اس مشن کے لیڈر سید تقی الدین نے عراق کے وزیر اعظم اور وہاں کے ناظمین سے ملاقات کی۔ اور حیدر آباد کے مسئلہ پر گفت و شنید کی۔ مشن کے ایک ممبر ڈاکٹر حمید اللہ نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتلایا کہ مشن کا مقصد اسلامی ممالک اور خاص طور پر عرب ممالک کے ساتھ رشتہ کو مضبوط کرنا ہے انہوں نے کہا "میرے ہم وطن فلسطین کے مسئلہ پر بہت مضطرب ہیں۔" انہوں نے فلسطین کی حفاظت کے لئے دس لاکھ روپے دئے ہیں عراق سے روانہ ہونے سے قبل مشن شام اور لبنان جائیگا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے غیر جانبدار علاقہ پر حملہ

بیت المقدس ۱۰ ستمبر۔ غیر جانبدار علاقہ قائم ہونے کے سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد ۲۴ گھنٹوں ہی کے اندر یہودیوں نے اقوام متحدہ کے غیر جانبدار علاقہ جبل المکبر پر گولیاں چلائیں۔

مصر کیساتھ عنقریب تجارتی معاہدہ کر لیا جائیگا

کراچی ۱۰ ستمبر جب پاکستان اور مصر کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو جائیگا۔ تو عنقریب دونو ممالک کے تجارتی تعلقات اور زیادہ استوار ہو جائینگے اور دونو ممالک کے درمیان زرعی اور صنعتی اشیاء کا تبادلہ کثیر تعداد میں شروع ہو جائیگا۔ مصر کا تجارتی وفد بہت جلد کراچی آنے والا ہے۔ پاکستان مصر کو پٹ سن کھالیں۔ خام اون۔ خشک پھل اور بعض صنعتی اشیاء جن میں کھیلوں کا سامان شامل ہے مہیا کریگا

فلسطین میں پناہ گزینوں کی واپسی کے انتظامات

بغداد ۱۰ ستمبر۔ پناہ گزینوں کو فلسطینی علاقہ کے قریب ترین مقام تک پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ جب انہیں اس کی اجازت ملے تو وہ جلد سے جلد اپنے مکانات پھر حاصل کر سکیں۔ (اسٹار)

ترکی میں تیل کے چشموں کا انکشاف

امید ہے ترکی بہت اہمیت اختیار کر جائے گا

لندن ۱۰ ستمبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ترکی میں تیل کے ذخائر کا انکشاف ہوا ہے امید کی جاتی ہے کہ ان سے بہت زیادہ تیل نکالا جا سکے گا۔ ان اطلاعات کی وجہ سے لندن میں بہت اشتیاق پیدا ہو گیا ہے اور لوگ طرح طرح کی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔

ایک برطانوی ماہر نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتلایا "یہ بات عین قرین قیاس ہے کہ ترکی میں تیل کے چشمے ہیں۔ کیونکہ یہ ملک تیل پیدا کرنے والے علاقے میں شامل ہے۔ اس کے ارد گرد کے ممالک میں بہت کافی تیل نکلتا ہے۔"

ماہر نے مزید بتلایا "ابھی تک تیل کے لحاظ سے ترکی میں زمین کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال نہیں کی گئی لیکن حال ہی میں یہاں معلوم ہوا ہے کہ اس ضمن میں امریکی لوگ بہت سرگرمی سے جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ ترکی کی تیل کی صنعت میں ترقی کی وجہ سے یورپ کے لئے اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ کیونکہ یورپ میں اس کے تیل کے خریدے جانے کے بہت زیادہ امکانات ہیں اور یورپ ترکی کے تیل کے لئے بہت عمدہ منڈی بن جائیگا۔"

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ترکی میں بہت زیادہ تیل کے چشمے نکل آئینگے اور وہاں کی تیل کی پیداوار ایران کے تیل سے بھی زیادہ ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو اقتصادی نقشہ میں مشرق وسطی کے ممالک میں رد و بدل ہو جائے گا۔ اور ترکی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے گی اس کے ساتھ ساتھ ترکی میں تیل نکالنے کیلئے بہت کثیر رقم درکار ہوگی۔

لندن کے شہری حلقوں کا خیال ہے کہ اگر موجودہ تحقیقات اور انکشافات کے بعد ترکی میں بہت زیادہ تیل کے ذخیرے معلوم ہوئے تو ان کی ترقی کا کام عموماً بین الاقوامی مشہور تیل کی کمپنیاں کرینگی۔ اور ان کمپنیوں کی قیادت غالباً امریکی اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کرے گی۔ آجکل کھدائی کا کام ایک امریکی کمپنی کر رہی ہے اور ترکی کی حکومت اس کمپنی کو اس کے کام میں بہت امداد دے رہی ہے (اسٹار)

قاہرہ ۱۰ ستمبر پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد وزیر اعظم مصر کے ساتھ بات چیت کرنے کیلئے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

برما میں قبائلیوں کی بغاوت کا اہم ترین دور۔ باغی پر امن طریق پر اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں

رنگون ۱۰ ستمبر۔ برما میں کرینی قبائل کی بغاوت بہت ہی اہم دور میں داخل ہو گئی ہے اور بہت جلد اہم واقعات رونما ہونے کی توقع ہے۔ آج تک یہ بغاوت بالکل پر امن رہی۔ اور خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا گیا قبائلی سرداروں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی اسکیم کو موجودہ حکومت میں اپنے مخالفین اور دیگر برمی لوگوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے بغیر عملی جامہ پہنا دیں۔ "ڈیلی میل" کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اسی مقصد کے پیش نظر انہوں نے برما کے وزیر اعظم تھاکن نو کے ساتھ مذاکرات کئے تھے کیونکہ اس بات کی امید نہیں ہے کہ موجودہ کابینہ مستعفی ہو جائے گا یا برما کے صدر اس کو برخاست کر دینگے (اسٹار)

زالون پر پھر برمی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ مولمین کی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے

رنگون ۱۰ ستمبر۔ ۵ گھنٹہ کی جنگ کے بعد برمی حکومت کی فوجوں نے ضلع ہنزادہ کے قصبہ زالون پر پھر قبضہ کر لیا۔ اور ۳۶ باغیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ تھراودی میں مولمین کے مغرب میں مونیو کے مقام پر ۲ گھنٹہ کی جنگ کے نتیجہ میں ۳۰ باغی ہلاک ہو گئے۔

سرخ جھنڈے والے اشتمالیوں نے ضلع مونیو میں پھر سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ وہاں ۱۷ آدمیوں سے سوالات کئے گئے۔ ضلع ٹانگو میں حکومت کی فوجوں اور باغیوں کے درمیان تصادم ہونے کی وجہ سے ۳۰ باغی مارے گئے۔

مانڈلے سے دو میل کے فاصلہ پر ۲ باغیوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے قبضہ سے اہم دستاویزیں برآمد ہوئی ہیں۔ باغیوں نے رنگون اور باسین کے درمیان چلنے والی کشتی پر مائین کے نزدیک چھاپہ مارا۔ جس کی وجہ سے کشتی کے دو مسافر مجروح ہو گئے۔

ہنزادہ میں باغی پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں اور وہ اپنا اخبار نکال رہے ہیں۔ ۲۴ اگست کو ریاست کارینی میں جو مارشل لا لگایا گیا تھا۔ اٹھا لیا گیا ہے۔ مولمین یا تھاٹن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے اطلاع ہے کہ وہاں صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

دیگر مقامات کی صورت حال کو اطمینان بخش بتایا جاتا ہے (اسٹار)

بیروت ۱۰ ستمبر امریکہ میں لبنانی باشندوں نے ۲- ایمبولینس کاریں بیروت روانہ کی ہیں۔

عرب ممالک اور یونان میں اقتصادی تعلقات

بیروت ۱۰ ستمبر۔ عرب ممالک اور یونان کے درمیان اقتصادی تعلقات کو استوار بنانے کے لئے گفت و شنید کرنے کیلئے یونان کے محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر یہاں تشریف لائے ہیں (اسٹار)

مجلس تحفظ کی نشست

مصر کی امیدواری پر عرب لیگ کی منظوری

اسکندریہ ۱۰ ستمبر عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے مجلس تحفظ کی ممبری کے لئے مصر کی امیدواری کو منظور کر دیا ہے۔

اسبات کا انکشاف کرتے ہوئے عزام پاشا نے کہا کہ عرب نمائندے اس بات پر بھی متفق ہو گئے ہیں کہ جنرل اسمبلی کے انتخابات میں ان سب قوموں کی حمایت کی جائے۔ جو تقسیم فلسطین کی مخالفت کر چکے ہیں۔ عزام پاشا نے کہا کہ کاونٹ برناڈوٹ نے جن سے وہ منگل کے روز ملاقات کر چکے ہیں۔ یہ یقین دلایا ہے کہ یہودیوں نے عارضی صلح کے منافی جنگی حرکتیں کی ہیں۔ ان سب کی اطلاع مجلس تحفظ کو کر دی گئی ہے۔ اور یہودیوں کو تنبیہ کر دی گئی ہے (اسٹار)

عرب اور یہودی اسیران جنگ

بیت المقدس ۱۰ ستمبر۔ عرب اسیران جنگ کے ادارہ کے ڈائرکٹر موسیٰ عبد اللہ الحسینی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ اس وقت ۷۰۰ یہودی جنگی قیدی شرق اردن میں ۵۰ مصر میں اور کچھ شام اور لبنان میں ہیں۔ یہ سب جنگی قیدی ہیں۔ یہودیوں نے بہت سے عربوں کو قید کر رکھا ہے جن میں سے اکثر شہری باشندے ہیں۔ یہودیوں نے ابھی تک عرب عورتوں اور بچوں کو آزاد نہیں کیا۔ (اسٹار)

برطانوی ہوائی مستقر سے ہوائی جہازوں کی چوری

لندن ۱۰ ستمبر۔ مانچسٹر کے نزدیک ایک ہوائی مستقر سے شاہی ہوائیہ کے دو ہوائی جہاز چرائے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے یہ جہاز کسی بیرونی ملک میں چلے گئے ہیں۔ چند اشخاص نے اپنے آپ کو شاہی ہوائیہ کا حاکم بتلایا اور جہازوں کو اڑا کر لے گئے۔ ان جہازوں کی تصاویر بیرونی ممالک کو روانہ کر دی گئی ہیں (اسٹار)

اطالیہ میں فاشزم زوروں پر

روم ۱۰ ستمبر۔ اطالوی اشتراکیوں کے صدر ٹوگلیانی نے اپنے پیروکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ فاشزم کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ فاشزم بہت خطرناک طریق پر ترقی کر رہی ہے (اسٹار)